حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

اور مکتوبات و مراسلات

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراولی

/muftiakhtarrazakhan1011/
/muftiakhtarraza
+92 334 3247192

تاج الشریعہ اور مکتوبات و مراسلات

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اترا کھنڈ انڈیا

ناشر:
دار النقی
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان
www.muftiakhtarrazakhan.com
+92 334 3247192

www.muftiakhtarrazakhan.com

انسانوں میں مکتوب نگاری کا رواج صدیوں پرانا ہے۔اسے خاص کسی صدی سے مختص کرنا اور یہ کہنا کہ مکتوب نگاری فلاں صدی میں شروع ہوئی بس اندازوں پر منحصر مانی جا سکتی ہے، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔اہل علم کے نزدیک انبیائے کرام میں خاص کر سلیمان علیہ السلام اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط عموماً زیر بحث رہے ہیں۔اور اسلاف میں شیخ مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مکاتیب کو کافی شہرت حاصل ہوئی ہے۔برصغیر میں دیگر علما و دانشوران قوم کے مکتوبات سے قطع نظر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کے مکاتیب کو بھی خوب پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔اور اس سے اہل علم نے خوب استفادہ بھی کیا ہے اور کر رہے ہیں آگے بھی کرتے رہیں گے۔

اردو نثر کی بات کریں تو مکتوب نگاری اردو نثر کی ایک باضابطہ اور مستقل صنف شمار کی جاتی ہے۔یہ صنف اپنے آپ میں بڑی وسعت کی حامل ہے۔اس میں کسی عنوان، کسی موضوع، کسی خاص فکر یا کسی خاص انداز کی قید نہیں ہے۔اردو نثر کے اسلوب کے دائرے میں مافی الضمیر بیان ہو جائے بس مکتوب ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔یہاں ایک بات کا خیال رہے کہ مکتوب نگاری اور مراسلہ نگاری یہ الگ دو صنف نہیں ہیں بلکہ ایک ہی صنف میں دونوں شامل ہیں۔اس میں اگر غور کیا جائے تو کوئی بڑا فرق بھی نہیں ہے مکتوب اور مراسلہ ایک ہی چیز کا نام ہے، دونوں کا ماخذ و مرجع ایک ہی ہوتا ہے، البتہ مرجع الیہ دو ہوتے ہیں۔مکتوب جسے خط سے تعبیر کرتے ہیں وہ خاص ہوتا ہے کسی شخص کے نام، کسی مجلس کے نام، چند احباب کے نام اور مراسلہ عام ہوتا ہے پوری

قوم کے نام۔ مکتوب خفیہ رکھا جاتا ہے اور مراسلہ کو عام اور ظاہر کیا جاتا ہے۔ الغرض مکتوب و مراسلہ اپنی اصل اور اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے تو ایک ہی ہیں البتہ مرجع الیہ اور مرسل الیہ کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ اسی لیے اہل علم کے یہاں مکتوب اور مراسلہ دونوں کو مکتوبات ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔

دور حاضر میں مکتوب نگاری کا چلن آخری سانسیں لیتا نظر آرہا ہے۔ ایک دہائی پہلے تک مکتوب نگاری کا خوب دور رہا، مگر اب انٹرنیٹ سے میل کی آمدورفت، وہاٹس ایپ ٹیلی گرام اور دیگر سوشل میڈیائی سروسز سے پیغام رسانی کافی حد تک آسان ہونے کے سبب خطوط نگاری کا سلسلہ ختم سا ہو گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی خطوط نگاری کی اہمیت و افادیت اب تک برقرار ہے۔ اس کی زندہ مثال اکابر علما و مشائخ و دانشوران قوم کے مکاتیب و خطوط کی ترویج و اشاعت ہے۔ جو دن بدن ترقی پا رہی ہے۔ اس صدی میں جس قدر مکتوبات و مراسلات کے مجموعے شائع ہوئے اور جس قدر اسلاف کے مکتوبات پر کام ہوا پچھلی صدیوں میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔

ہم یہاں یہ بھی باور کرادیں کہ مکتوب و مراسلہ کی اہمیت و افادیت مکتوب نگار کی ذات پر منحصر ہوتی ہے۔ ذات جس قدر معتبر و مستند ہوگی خط کو اسی قدر استناد و اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کے خط کے مقابلے کائنات میں کسی کا خط نہیں رکھا جاسکتا کیوں کہ ذات اس قدر بلند و بالا ہے کہ اس کے مقابلے کا امکان ہی نہیں ہے۔ تو پھر خط کا کیا مقابلہ؟ درجہ بدرجہ یہ سلسلہ نیچے تک رہے گا۔ جو جس قدر معزز، مکرم، معتبر، مستند، ہوگا خط کو بھی اسی اعتبار سے عزو تکریم استناد و اعتبار حاصل ہوگا۔ مکتوب نگاری کے حوالے سے اس مختصر تمہید کے بعد ہم اپنے عنوان کی طرف رخ کرتے ہیں اور اپنے عنوان کے پیش نظر، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے خاندان کے چشم و چراغ، اہلسنت کے مایہ ناز عالم، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قادری، نوری، ازہری، بریلوی نوراللہ مرقدہٗ کی مکتوب نگاری کے حوالے سے چند سطور

قلمبند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تاج الشریعہ کے تعارف کی یہاں بالکل حاجت نہیں ہے۔کیوں کہ تاج الشریعہ خود ہی اپنا تعارف ہیں ۔علمی حیثیت ،خاندانی اثرورسوخ، خانقاہی وقار،ولایتی معیار،فقہی مقام،تحقیقی مزاج،مذہبی ومسلکی تصلب،سیاسی تدبر،یہ چند وہ خوبیاں ہیں جن کے سبب تاج الشریعہ زمانہ بھر میں مشہور ہیں۔آپ کی مکتوب نگاری میں یہ ساری خوبیاں وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔زبان کااسلوب عمدہ وانوکھا،تحریر خوبصورت،انداز بیان سلیس ورواں،آپ کے مکاتیب کااہم حصہ ہے۔آپ کے مکاتیب ومراسلات، مذہبی،شرعی،سیاسی،سماجی،ہرموضوع پرموجودہیں۔

آپ کے خطوط اکابرعلماء،تلامذہ وخلفاءاورارباب علم ودانش اوراہل سیاست کے نام ہوا کرتے تھے۔البتہ آپ سےعلماء،دانشوران قوم کےعلاوہ عام طبقہ نےبھی بذریعہ مکتوب اکتساب فیض کیا ہے۔ہم یہاں آپ کےارسال کردہ چند خطوط ومراسلات اور چند آپ کی بارگاہ میں موصول ہونے والے خطوط نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مکتوبات تاج الشریعہ

مکتوب بنام سید رضوان میاں نبیرۂ صدرالافاضل:

چند دہائی قبل ہندوستان میں حضور صدرالافاضل قدس سرہٗ کی سیادت کو لےکرعلماءمیں بحث چھڑ گئی، کچھ علماءکو مغالطہ ہوا کہ صدرالافاضل سیدنہیں ہیں اور پھریہ مسئلہ کافی زور پکڑ گیا۔حضور تاج الشریعہ نوراللہ مرقدہٗ نے اس سلسلہ میں کسی موقع پر مبہم انداز میں کچھ فرمادیا جس سے مانعین علماءکو موقع ہاتھ آ گیااوریہ بحث مزید طول پکڑگئی۔حضور تاج الشریعہ کے حوالے سے خانوادۂ نعیمیہ کو یہ خبر ملی تو حیرت کے ساتھ افسوس بھی ہوا کہ سادات کے معاملہ میں اس قدر محتاط شخصیت کے حوالے سے یہ بات واقعی تکلیف دہ اورساتھ ہی نقصان دہ ہے۔خانوادۂ نعیمیہ کی طرف سے جب تحقیق حال کی گئی تو اس سلسلہ میں تاج الشریعہ نے نبیرۂ صدرالافاضل رضوان ملت حضرت سید رضوان میاں علیہ الرحمہ کے نام

درج ذیل خط لکھا۔خط میں اپنی جانب سے جس احسن طریقہ سے اور عمدہ انداز میں معاملہ کا تصفیہ فرمایا اس سے آپ کے حسن تدبیر، دوراندیشی، منکسر المزاجی کے ساتھ سادات کے ساتھ آپ کے والہانہ لگاؤ کا بھی پتہ چلتا ہے۔خط کا ایک ایک حرف پڑھے جانے سے تعلق رکھتا ہے، ملاحظہ کریں:

محب گرامی سلام مسنون!

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی علمی جلالت اور شرافت و دینداری اور خدمات دینیہ کے سبب ویسے بھی قابل احترام ہیں خانوادہ کے لیے خاص طور سے اس لیے کہ سرکار اعلیٰ حضرت سے ان کی اپنی ایک نسبت ہے ہوسکتا ہے فقیر کی زبان سے بے خیالی میں جملہ نکل گیا ہو، حضور سید علامہ نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ العزیز ہم سب کے محترم اور آبروئے سنیت ہیں اگر آپ حضرات کو فقیر کی کسی بات سے تکلیف پہنچی ہو تو فقیر معذرت خواہ ہے۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری نوری غفرلہٗ

(شہزادۂ رضوان ملت، حضرت سید نعیم الدین منعم میاں دام ظلہ نے خط کی کاپی عطا فرمائی۔)

مکتوب بنام مفتی غلام مجتبیٰ مجبیٰ:

مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی صدر مفتی دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی تھانہ مہاراشٹر نے تاج الشریعہ سے لفظ ایلچی بمعنی رسول بولنے پر حکم تکفیر کے سلسلے میں چند سوالات پر مبنی ایک خط ارسال کیا۔خط میں ذکر کیا گیا کہ آپ نے سائل ذاکر حسین اشرفی صاحب کے لفظ ایلچی بمعنی رسول بولنے سے متعلق سوال کے جواب میں تحریری و زبانی بحکم فقہا کفر فرمایا ہے۔حالانکہ امام اہل سنت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں جا بجا نکاح کے باب میں لفظ رسول عام شخص کیلیے استعمال کیا ہے۔جس کے سبب آپ کے خلاف بعض حاسدین نے کتاب بھی لکھی اور ''علامہ اختر رضا خاں صاحب کی رو سے اعلیٰ حضرت کفر کی زد میں'' سرخی کے ساتھ اشتہار بازی بھی کی ہے۔لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ لفظ رسول

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے جائز مواقع کیا ہیں اور اس کے کفر ہونے کی علامت کیا ہے؟ تاج الشریعہ نے بالترتیب مفتی غلام مجتبیٰ صاحب کے خط میں درج تین سوالات کے بالترتیب جوابات مرحمت فرمائے۔ اور لفظ رسول کے استعمال کے جائز و ناجائز مواقع اور محل کی طرف بالحوالہ نشان دہی فرمائی ہے اور لفظ رسول کے اضافت کے ساتھ یا بغیر اضافت استعمال پر حکم شرعی بیان کیا ہے۔ تاج الشریعہ کا یہ معرکۃ الآرا جواب درج ذیل خط میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ رقم طراز ہیں:

مولانا المحترم زید مجدہ السامی

بعد ماھو المسنون

جواب سوال نمبر (۱) میں ہندیہ کی عبارت پیش ہے جو یہ ہے: ''و کذلک لو قال: أنا رسول اللہ، أو قال بالفارسیۃ من بیغمبرم یرید بہ من بیغام می برم یکفر''(ج ۲ ص ۲۶۳: ہندیہ مطبوعہ بیروت لبنان)

ہندیہ کے محشی و مصحح علامہ عبد الرحمن بحراوی مصری علیہ الرحمہ نے فارسی عبارت مندرجہ بالا کا ترجمہ عربی میں یوں کیا: ''انا رسول یرید او صل الخبر''۔

مجمع الانھر ج ۱ ص ۶۹۲: مطبوعہ بیروت لبنان میں ہے: ''و یکفر لقولہ انا رسول ملتقطاً''۔

سر دست یہ عبارتیں پیش کی جاتی ہیں اور تلاش و تتبع سے بکثرت عبارات دستیاب ہوں گی۔ مگر اس کی فرصت مجھ بیمار کو نہیں۔ پھر مسئلہ خود اس قدر واضح و جلی ہے کہ اصلاً کسی تصریح کی حاجت نہیں۔ کون نہیں جانتا کہ مطلق رسول جس میں کسی مرسِل کی طرف اضافت نہ ہو اس سے شرعاً و عرفاً رسول اللہ ہی مراد ہوتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم، تو رسول مطلق مرسَل من اللہ کے ساتھ خاص ہوا۔ اس کا اطلاق بلا قرینہ مقالیہ صارفہ غیر رسول پر ضرور حرام بلکہ کفر ہوگا۔ اور تاویل نہ سنی جائے گی۔ کہ رسول شرعاً و عرفاً مرسَل من اللہ کے لئے مخصوص و متعین ہو گیا اور یہ اس لفظ کا معنی متبادر قرار پاچکا۔ تو جب تک قرینہ مقالیہ صارفہ عن الظاہر نہ ہو، حکم وہی ہے جو فقہاء نے دیا۔ اور قرینہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

صارف اضافت ہے۔ بالجملہ لفظ رسول جب اضافت کے ساتھ یوں بولا جائے کہ صاف آشکار ہو جائے کہ اس جگہ رسول سے وہ شرعی وعرفی معنی مراد ومحتمل نہ رہے تو وہ حکم نہیں جو فقہاے کرام لفظ رسول کے اطلاق بے اضافت پر لکھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ان عبارتوں میں لفظ رسول بمعنی قاصد مستعمل ہوا ہے۔ اور قرینہ مقالیہ کہ اضافت ہے صاف بتا رہا ہے کہ اس جگہ رسول اس شرعی معنی میں استعمال نہ ہوا جس کا اطلاق غیر رسول پر ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تفصیل اوپر گزری یہیں سے فرق واضح ہے اور مثالیں سیدنا اعلیٰ حضرت کے کلام میں استعمال جائز کی گزریں۔

وقس علی ضدھا ما یمنع و بضدھا تتبین الاشیاء۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۴ر صفر ۱۴۱۶ھ/ ۴ر جولائی ۱۹۹۶ء

(نوادرات تاج الشریعہ، ص ۱۸۲)

☆......☆......☆

مکتوب بنام جناب عثمان عارف گورنر اتر پردیش:

تاج الشریعہ کے خالہ زاد بھائی محترم سراج رضا خان صاحب اور دیگر احباب کرتولی، بدایوں میں کھیتی کے سلسلے میں رہتے تھے۔ غیر مسلموں کی شر پسندی سے انہیں خطرات لاحق ہوئے تو انھوں نے تاج الشریعہ کی بارگاہ میں معروضہ پیش کیا۔ یہ معاملہ چوں کہ سیاست سے ہی بآسانی سلجھ سکتا تھا اس لیے آپ نے اپنے ایک معتقد ومحب محترم جناب عثمان عارف صاحب بدایونی جو کہ اس وقت اتر پردیش کے گورنر تھے۔ ان کے نام خط لکھا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی بنیاد پر وہاں کے غیر مسلموں کی شر انگیزی پر قابو کریں اور حضرت کے بھائیوں کے لیے آسانی بہم

فراہم کریں۔تاکہ وہ کاشت کاری میں دقت محسوس نہ کریں اور انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہو۔ملاحظہ ہوحضرت کاتحریر کردہ خط:

محب گرامی جناب عثمان عارف صاحب

سلام مسنون

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گےفقیر آج حج وزیارت کے لئے روانہ ہورہاہے حامل رقعہ عزیزی سراج رضا سلمہ میرے خالہ زاد بھائی ہیں یہ خود اور میرے دوسرے برادران موضع کرتولی پوسٹ بناور ضلع بدایوں میں کاشت کے سلسلے میں رہتے ہیں وہاں غیر مسلموں کی کثیر آبادی ہے حال ہی میں کچھ فرقہ پرست عناصر نے فساد کرانے کی کوشش کی تھی اور میرے اعزا کے لیے سخت خطرہ ہوگیا تھافی الحال معاملہ دب گیاہےلیکن تناؤ برقرار ہے آپ براہ کرم خصوصی توجہ دے کر پولیس کے ذریعے ایسا انتظام کرادیں کہ آئندہ کبھی کسی طرح کے ہنگامہ کی نوبت نہ آسکے۔

والسلام

فقیر محمد اختر رضاخان قادری غفرلہٗ

(یہ خط جناب فواد رضا خان صاحب بریلی شریف کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔)

مکتوب بنام مولانا تحسین رضا کانپوری:

مجموعۂ اعمال رضا تعویذات کے حوالے سے ایک معتبر کتاب ہے۔اس میں امام اہل سنت اور دیگر بزرگوں کے نقوش وتعویذات منقول ہیں۔اس سے ہر خاص وعام مستفید ہورہاہے۔کچھ لوگ اس کا استعمال بغیر اجازت کرتے ہیں جس سے انہیں نقصان اٹھانا پڑ جاتاہے اور اہل علم خاص کر اپنے بزرگوں سے اس کی اجازت طلب کرلیتے ہیں جس کے بعد انہیں اس سے خاطرخواہ فائدہ حاصل ہوتاہے۔اوروہ نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔اسی سلسلہ میں کانپور سے مولانا تحسین

رضا صاحب نے حضرت سے اس مجموعہ کی اجازت طلب کی حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی اور چوں کہ عموماً لوگوں نے تعویذات کو تجارت کا ذریعہ بنالیا ہے اس لیے حضرت نے ''محض خدمت خلق'' کی قید لگا کر اسے ذریعہ تجارت نہ بنانے کا حکم بھی دیا۔ خط ملاحظہ ہو:

برادر دینی ویقینی

سلام مسنون

آپ کا مرسلہ مکتوب ملا۔ یہ فقیر بعونہٖ تعالیٰ و بکرمہ آپ کو مجموعۂ اعمال رضا کی اجازت دیتا ہے۔ اس سے کام لیں۔ یہ کتاب وہاں نہ ہو تو بریلی سے منگالیں۔ محض خدمت خلق کے لیے اس کام کو انجام دیں۔

دعا گو: محمد اختر رضا قادری غفرلہٗ

(یہ خط مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔)

☆......☆......☆

مراسلہ بسلسلہ اشاعت ماہنامہ قاری، دہلی:

۱۹۸۶ء میں جب آپ حج کے لیے تشریف لے گئے تو چوں کہ وہاں نجدیوں کی حکومت ہے اور عموماً مساجد میں انہیں کے مقرر کردہ امام ہیں۔ آپ نے خود اپنی نماز ادا کی وہابی ونجدی امام کی اقتدا نہیں کی۔ بس اسی بنیاد پر ۳۱/ اگست کو نجدی حکومت کی طرف سے آپ کی گرفتاری ہوگئی۔ آپ نے بارہا پوچھا کہ مجھے کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے مگر کوئی جرم ہوتا تو بتاتے بھی بس آپ کے مسلک ومشرب عقائد ونظریات کے حوالے سے استفسارات کرتے رہے حضرت نے ہر سوال کا معقول جواب دیا پھر بھی آپ کو جیل میں رکھا گیا۔ جب پورے ہندوستان بلکہ برصغیر سے علماء ومشائخ نے سعودی حکومت کے خلاف آواز احتجاج بلند کی تو بمجبوری گیارہ دن کے بعد سعودی حکومت نے حضرت کو رہا کیا۔ حضرت نے اپنے وطن مراجعت فرماتے ہی سعودی

حکومت کے نام ایک عام مراسلہ شائع فرمایا۔ نیز سعودی سفیر اور دیگر سیاسی ارکان نے رابطہ کر کے سعودی حکومت سے وجہ بتانے کو کہا اور کیوں کہ اس طرح وہ سنی مسلمانوں کے ساتھ کھلباڑ کرتے رہتے ہیں ان سے معافی کا مطالبہ بھی کیا۔ حضرت کا وہ مراسلہ ماہنامہ قاری دہلی میں ''میرا قصور کیا تھا سعودی حکمراں جواب دیں'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ مراسلہ پیش ہے ملاحظہ کریں:

نئی دہلی۔ آج جبکہ الحادو بے دینی اور مغربیت و سامراجیت نے عالم اسلام کے خلاف دینی، علمی، سیاسی، اخلاقی، تہذیبی، صنعتی ہر محاذ پر جنگ چھیڑ رکھی ہے اور اسے شکست دینے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی جارہی ہیں۔ ایسے نازک وقت میں سارے مسلمانان عالم کے درمیان اتحاد و اتفاق اور یگانگت و ہم آہنگی کی جو شدید ضرورت ہے اور موجودہ حالات کا جو تقاضا ہے اس سے کوئی صاحب گوش و ہوش انسان صرف نظر نہیں کرسکتا۔ لیکن اس سال سفر حج کے دوران میرے ساتھ جو سانحہ پیش آیا وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سامراجی طاقتیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف و انتشار پھیلانے کے درپے ہیں اور حرمین طیبین کی مقدس سرزمین میں بھی ان کی ناپاک سرگرمیاں جاری ہیں۔ حج کے اس مبارک سفر میں، میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جسے دینی لحاظ سے کفر و شرک یا حرام قرار دیا جاسکے، کسی غیر قانونی و غیر اخلاقی حرکت کا بھی مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ تحریری یا زبانی طور پر وہاں میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جسے سیاسی سازش یا تخریب کاری کا نام دیا جاسکے۔ اس کے باوجود مجھے کیوں گرفتار کیا گیا پستول کی نوک پر میری تلاشی لی گئی غیر متعلق سوالات کیے گئے مجھے زیارت مدینہ منورہ سے محروم رکھ کر جدہ ایئر پورٹ تک ہتھکڑیاں پہنا کر لایا گیا۔ اور بار بار میرے سوال کے باوجود اس قید و بند کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ اس کا مجھے سعودی عرب سے جواب چاہیے اور ہر حال میں اسے تحریری جواب دینا ہوگا، عام مسلمانوں سے معافی مانگنی ہوگی اور آئندہ کسی حاجی کے ساتھ دست اندازی کی ایسی جسارت نہ کرنے کا وعدہ کرنا ہوگا۔ وزارت خارجہ ہند اور سعودی سفیر متعینہ دہلی سے رابطہ قائم ہے اس سلسلے میں جو جوابات موصول ہوں گے ان

سے مسلمانان ہند کو اخبارات کے ذریعے مطلع کیا جاتا رہے گا۔فقط والسلام

محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہٗ

وارد حال دہلی ۲/ اکتوبر ۱۹۸۶ء

(ماہنامہ قاری نومبر ۱۹۸۶ء/صفحہ ۸۰)

☆......☆......☆

مکتوبات اصحاب علم و دانش بنام تاج الشریعہ

اوراق سابقہ میں منقولہ خطوط وہ تھے جو حضرت نے تحریر فرمائے۔اب ہم یہاں کچھ خطوط وہ نقل کردیں جو اکابر علما و مشائخ اور دانشوران قوم کی طرف سے آپ کو ارسال کیے گئے۔

مکتوب حضرت سید مظفر حسین کچھوچھوی:

حرمین شریفین پر ۱۹۲۴ء سے مسلسل نجدی بربریت جاری ہے۔مزارات مقدسہ کا انہدام، مآثر متبرکہ کی بے حرمتی و پامالی اور اہل حرمین پر تشدد، یہ سب کچھ ان کے لیے بہت ہی معمولی سا کام ہے۔قطع نظر ان سب باتوں سے نجدیوں، سعودیوں نے گنبد خضریٰ کے انہدام کی بھی کوششیں کیں، یہ الگ بات کہ ناکام رہے۔البتہ موقع تلاش کرتے رہے، منصوبے بناتے رہے، مگر مسلمانان عالم اسلام کے جذبات کے مقابل ان کے سارے منصوبے خاکستر ہوتے چلے گئے۔۱۹۸۴ء میں جب حضور سید مظفر حسین کچھوچھوی قدس سرہٗ نے سفر حج فرمایا اور حرمین طیبین پر نجدی وحشیانہ سلوک دیکھا اور گنبد خضریٰ کے حوالے سے نجدیوں کی گستاخانہ حرکتیں ملاحظہ کیں تو تڑپ اٹھے اور نجدیوں کی ان حرکتوں کے خلاف ایک لائحۂ عمل تیار کرکے ان کی ظالمانہ حرکتوں کی روک تھام کے لیے منصوبہ بند عملی تیاری کا ارادہ فرمایا۔جس کے لیے آپ نے علماء و مشائخ کی ایک میٹنگ رکھی اسی سلسلے میں تاج الشریعہ کو بھی مدعو کیا۔خط کے الفاظ میں اپنائیت کا عنصر وافر مقدار میں محسوس ہوگا۔خط ملاحظہ کریں:

محترمی ۔السلام علیکم

امسال حج بیت اللہ شریف کے موقع پر میں نے جو کچھ حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے یا انہدام گنبد خضراء کے سلسلہ میں حکومت سعودیہ کی جو ناپاک سازشیں نہ صرف قولی بلکہ عملی حیثیت اختیار کر چکی ہیں ۔وہ دنیائے سنیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہیں ۔یایوں سمجھئے کہ کنزالایمان پر پابندی لگانے کے بعد سعودیہ عربیہ کا یہ دوسرا ناپاک قدم ہمارے ایمان وعقیدے کا ایک امتحان ہے ۔جو کچھ مسجد نبوی و گنبد خضراء کو تباہ کرنے کا منصوبہ یہودیوں کے مشورہ سے طے ہو چکا ہے ۔دعوت نامہ میں ان تفصیلات کالانا دشوار ہے اگر آپ حضرات کے نزدیک گنبد خضراء کا تحفظ ہمارے ایمان وعقیدے میں ضروری ہے اور سعودیہ عربیہ کے اس ناپاک ارادے کو ناکام بنانے کا حوصلہ ہے تو بتاریخ ۹،۱۰،شعبان ۱۱،۱۲ مئی جمعہ ،سنیچر دارالعلوم غریب نواز الہ آباد میں تشریف لاکر اپنے مفید مشوروں سے ایک لائحہ عمل مرتب فرما کر عملی قدم اٹھائیں ورنہ آنے والی نسلیں ہم لوگوں کو معاف نہ کریں گی اور دنیا میں ہم بنام سنیت منہ دکھانے کے قابل نہ ہوں گے ۔آپ کی جماعتی ذمہ داری اور دینی حمیت پر اعتماد ہے کہ ہم پر سفر خرچ کا بوجھ نہ ڈالیں گے ۔قیام وطعام کی سہولت ہمارا اخلاقی فریضہ ہے ۔

منتظر کرم

سید مظفر حسین ۔ایم ۔پی

(مطبوعہ: ماہنامہ سنی دنیا ،بریلی شریف جون ،جولائی ۱۹۸۴ء ص ۲۹)

☆......☆......☆

تعزیتی مکتوب حضور حافظ ملت:

تاج الشریعہ کے والد گرامی حضرت مفسر اعظم ہند جیلانی میاں نوراللہ مرقدہ کا وصال ۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ر جون ۱۹۶۵ء بروز شنبہ صبح ۷ بجے ہوا ۔بے

شمار علما و مشائخ کے تعزیتی پیغامات تاج الشریعہ کو موصول ہوئے انہیں میں سے ایک پیغام حضور حافظ ملت کا بھی تھا ہم وہ تعزیتی مکتوب یہاں نقل کرتے ہیں ملاحظہ کریں:

مکرم و محترم و محتشم جناب مولانا اختر رضا خاں صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحم ※

طویل سفر سے واپسی پر آپ کے والد صاحب علیہ الرحم ※ والرضوان کی خبر رحلت ملی۔ حضرت موصوف صوری و معنوی تمام خوبیوں کے جامع تھے، جامع الکمالا ت تھے، دین متین کی بڑی زریں خدمت انجام دیتے تھے۔ حضرت مرحوم کا وجود بڑا ہی قیمتی تھا رحلت سے ایک خلاء محسوس ہو رہا ہے۔ سخت صدمہ ہے، نہایت افسوس ہے، مشیت ربانی میں بجز صبر چارہ نہیں۔ لہ ما اعطیٰ ولہ ما اخذ وکل شی باجل مسمّٰی فلتصبر ولتحتسب۔

حضرت قبلہ کے لئے دار العلوم اشرفیہ میں جلسہ تعزیت منعقد ہوا۔ ختم قرآن مجید، اور ۱۷ پارہ کا ایصال ثواب کیا گیا۔

عبد العزیز عفی عنہ

(مفسر اعظم ہند ص ۶۷، ۶۸: از ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی بحوالہ حیات حافظ ملت، ص ۴۸۸)

☆......☆......☆

مکتوب علامہ محمد حسن میلسی پاکستان:

۱۹۸۳ء میں جب آپ نے پاکستان کا دورہ فرمایا۔ تو اہل پاکستان نے آپ کا خوب استقبال کیا۔ علما و عوام نے آپ کی شخصیت سے خوب استفادہ کیا۔ اس پورے سفر کی مختصر مگر دل چسپ روداد مولانا محمد حسن میلسی پاکستان سے ملاحظہ کریں۔ جوانہوں نے حضرت کی ہندوستان واپسی پر حضرت کے نام اپنے ایک طویل خط میں بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں:

شہزادہ والا مخدوم و محترم مولانا مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری مدظلہ ہدیہ سلام مسنون ادعیہ، خلوص و مشحون فقیر بریلی شریف

مارہرہ مطہرہ، اجمیر شریف، درگاہ چارقطب، ہانسی ضلع حصار، ہریانہ سے واپس ہوا تو معلوم ہوا کہ حضور والا مراجعت فرما چکے ہیں۔ ماشاء المولیٰ یہاں آپ کے دورہ کے واضح روحانی اثرات پائے جاتے ہیں۔ فقیر ملتان شریف، خانیوال، فیصل آباد، لائلپور شریف حاضر ہوا اور علماء و احباب کو آپ کا مداح پایا۔ عوام و خواص کی زبان سے بے ساختہ نکلتا ہے، اختر میاں میں محدث اعظم پاکستان کی جھلک نظر آتی ہے۔ کیوں کہ ان لوگوں نے سیدنا امام حجۃ الاسلام قدس سرہٗ، سرکار حضور مفتی اعظم قبلہ علیہ الرحمہ کی زیارت تو کی نہیں۔ بریلی کے نمائندہ و ترجمان کی حیثیت سے حضرت محدث اعظم پاکستان سیدی مرشدی مولانا محمد سردار احمد صاحب قبلہ قدس سرہٗ کو دیکھا، اس لیے ہر ایک کی زبان پر یہی آتا ہے کہ اختر میں محدث اعظم پاکستان کی جھلک نظر آتی ہے۔

گھڑی کی چین کے مسئلہ پر ہمارے صاحبزادگان مولانا حاجی محمد فضل کریم حامد، مولانا صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا صاحب سلمہم سے آپ کی گفتگو کامیاب رہی۔ ہم لوگوں نے بھی بہت کوشش کی تھی مگر وہ آپ کی گفتگو سے مطمئن ہو گئے، اب وہ خود گھڑی کی چین دوسروں سے اترواتے ہیں۔ شیخ المعقول حضرت علامہ غلام رسول صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور شریف سے بھی آپ کا علمی مذاکرہ ہوا۔ احباب علما متاثر ہوئے اور فقیر آستانہ کو اس سے خوشی ہوئی حضرت آپ سے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ مولا عزوجل آپ کو کامیاب فرمائے آمین پاکستان میں آپ کے ورود مسعود سے سنیت، رضویت مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو تازگی مل گئی۔ گو میں خود حاضر نہیں تھا مگر ہر جگہ آپ کے دورہ کے واضح کامیاب روحانی اثرات ملتے ہیں۔ فقیر نے بریلی شریف پہنچ کر حسب الحکم آپ کے دولت کدے پر خیریت عرض کر دی تھی، میلاد شریف میں بھی شرکت کرتا رہا ہوں، دو بار کھانا اور ناشتہ کی سعادت بھی حاصل کی پھر ایک خط بھی بریلی شریف سے پاکستان آپ کے نام لایا تھا۔ وہ جناب حضرت محترم شوکت حسن خان صاحب کو ڈاک کے ذریعے بھیج دیا ہے۔

میلسی کے احباب و خدام کو زیارت کی حسرت باقی رہی۔ آپ کے پاکستان تشریف لانے کے

بعد فقیر بریلی شریف، اجمیر شریف، مارہرہ مطہرہ وغیرہ حاضر ہوگیا۔اس وقت دوسری جگہ کا آپ کا ویزا نہ ہوا تھا بعد میں ویزا ہوا ہوگا مگر فقیر بھارت جاچکا تھا لہٰذا اہل میلسی محروم رہے، حالانکہ پاکستان آنے کے لئے سب سے پہلی دعوت و اصرار مجھ فقیر ہی کا تھا۔حضرت مولانا صاجزادہ محمد منان رضا خان صاحب سلّمہٗ سے بیس عدد فتاویٰ رضویہ لایا تھا، ان کی رقم میں جلدی حسب طلب کراچی حاضر نہ کر سکا۔اگر حضرت منانی میاں فرمادیں تو وہ رقم اب کراچی شوکت میاں کو ارسال کر دوں؟ مطلع فرمادیں۔

فقیر دارالعلوم نوریہ رضویہ، مسجد اکبری، مرزائی مسجد بھی حاضر ہوا حضرت علامہ تحسین رضا خان صاحب کی زیارت اور طلباء سے مختصر خطاب کا شرف حاصل ہوا۔مولانا منان رضا خان صاحب سے شرمندگی کے ساتھ معذرت وہ جلد حکم فرمادیں۔ان کی رقم کہاں حاضر کروں حضرت شوکت میاں صاحب کو بھیج دوں یا علامہ تقدس علی خان صاحب کو بھیج دوں۔جواب جلد۔

رویت ہلال ولاؤڈ اسپیکر پر نماز سے متعلق آپ کا فتویٰ یہاں کے اخبارات میں چھپ گیا ہے۔آپ کے محترم صاجزادہ صاحب نے وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم نعت سنائی تھی ،ان کو سلام دعا۔از راہ کرم فقیر کے نام سنی دنیا کا اجرا فرمادیں۔ پتہ محمد حسن علی الرضوی انوار رضا میلسی پاکستان ملتان ڈویژن۔

(سنی دنیا جون جولائی ۱۹۸۳ء صفحہ ۶۱،۶۲)

☆......☆......☆

مکتوب حضرت رئیس القلم:

۱۹۸۴ء میں جب کویت حکومت کی طرف سے اہل سنت و جماعت کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو اہل سنت و جماعت میں ایک بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ہر صاحب دل کو دل کی دھڑکنیں رکتی محسوس ہوئیں۔علما و مشائخ بھی بے چین و بے قرار ہوا ٹھے اور اسی تناظر میں اہل سنت کے عظیم مجاہد رئیس

القلم حضرت علامہ ارشد القادری قدس سرہٗ نے کویت کی مخالف و مذموم ہواؤں سے سینہ سپر ہونے کا ارادہ فرمایا۔ مگر تن تنہا اس سفر کا آغاز جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس لیے کسی ایسے رہبر و رہنما کی تلاش تھی جو اہل سنت کے لیے مرجع و مقدام کی حیثیت رکھتا ہو۔ جس کی آواز پر ہر چھوٹا بڑا لبیک کہتا نظر آئے۔ اسی لیے آپ نے اپنے مرکز کی مرکزی شخصیت کو یاد فرمایا۔ یعنی تاج الشریعہ سے معروضہ پیش کیا اور حضرت سے درخواست کی کہ جماعتی ذمہ داری کا حق ادا کریں اور سعودی عرب اور خلیج فارس کی ریاستوں کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کے لیے علما و مشائخ کو اکھٹا کر کے کوئی لائحہ عمل تیار کریں، اور عملی اقدام سے مخالف طاقتوں کو جواب دیں۔ اور اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات اور اس کی بقا کی ہر ممکن کوشش کریں۔

خط کی ایک ایک سطر ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے پڑھیں اور اکابر کی غیرت ایمانی سے محظوظ ہوں۔ رئیس القلم رقم طراز ہیں:

مرجع اہلسنت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم تہدیہ سلام و رحمت مزاج گرامی۔

آج کی ڈاک سے آپ کا تہلکہ خیز مکتوب موصول ہوا پڑھ کر آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ کویت کی حکومت نے اس اعلان کے ذریعہ ہماری دینی حیثیت کے خلاف ایک عالم گیر مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اب ہمارے جماعتی وجود کے لئے اتنا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ذرا سی غفلت بھی ہمیں موت کے گھاٹ اتار سکتی ہے۔ کیونکہ مقابلہ افراد اور جماعتوں سے نہیں بلکہ وقت کی انتہائی سرکش، مطلق العنان اور طاقتور حکومتوں سے ہے، جو عالمی سطح پر سیاسی اثر و رسوخ اور تشہیر و ابلاغ کے جملہ وسائل سے مسلح ہیں۔

میرا اندازہ اگر غلط نہیں ہے تو ہمیں غیر مسلم قرار دینے کے بعد اب سعودی حکومت کا دوسرا اقدام یہ ہوگا کہ وہ حج و زیارت کے لئے ہمیں ویزہ دینے سے انکار کر دے گی۔ خدانخواستہ اگر ایسا

ہوا تو یہ ہمارے اوپر تاریخ کا سب سے دردناک حملہ ہوگا۔اس کے بعد کم ہی لوگ ایسے ثابت قدم نکلیں گے جو ہمارے ساتھ منسلک رہ کر اپنے اوپر حج وزیارت کا دروازہ بند کرائیں۔

ان حالات میں اب سوا اس کے اور کوئی راستہ نہیں ہے آپ پورے ملک کے سربراہوں کا فوراً اجلاس طلب کریں تاکہ ہم سنجیدگی کے ساتھ حالات کا جائزہ لیں اور دفاع کے لئے کوئی ایسا موثر اور جامع لائحہ عمل تیار کریں جس سے پوری دنیا کی نظر میں اس ناپاک سازش کا پردہ چاک ہو جائے جو ہمارے مسلک وعقیدہ کے خلاف سعودی عرب اور خلیج فارس کی ریاستوں میں رچائی جارہی ہے ۔اپنی صفائی میں چند ہزار علماء کی بھی متفرق تحریرات دفاع کے لئے قطعاً کافی نہیں ہیں ۔جیسا کہ آپ نے حکم نامہ میں مجھے تحریر فرمایا ہے۔

بہتر ہے کہ ایک منٹ ضائع کئے بغیر آپ ہی اس کی طرف پیش قدمی فرمائیں ۔اس وقت مرکز نے ذرا بھی لاپروائی اور سرد مہری کا مظاہرہ کیا یا دفاع کے لئے جیسی موثر اور ہمہ گیر کاروائی کی ضرورت ہے،اس میں ذرا بھی کوتاہی ہوئی تو دشمن حکومتوں کے غلط پروپیگنڈوں کی بنیاد پر سخت خطرہ اس بات کا ہے کہ ہمارے خلاف ایک صریح بہتان اور ایک سفید جھوٹ کہیں عالم اسلام کی نظر میں امر واقعہ نہ بن جائے ۔کیوں کہ پروپیگنڈہ آج کی دنیا کا اتنا خوفناک ہتھیار ہے جو ظالم سے نہیں مظلوم سے انتقام لیتا ہے۔

اب خدا کے لئے ساری مصروفیات تج کر مارہرہ ،کچھوچھہ،جبل پور اور مبارک پور کے سربراہوں سے رابطہ قائم کر کے مجلس شوریٰ کے انعقاد کے لئے فوراً کوئی اقدام کیجئے ۔ابھی سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر مل جائیں گے۔

میرا خیال ہے کہ اس اجتماع کے لئے بنارس ،بریلی اور مبارک پور زیادہ مناسب رہے گا ۔ایجنڈا سارے مشاہیر خطباء،معیاری درسگاہوں کے منتظمین واساتذہ،خانقاہوں کے مشائخ،سنّی تنظیموں کے جملہ سربراہوں اور اہلسنت کی ساری سیاسی شخصیتوں کے نام جاری کیا جائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایجنڈے کا مضمون صرف یہ ہو: سعودی عرب اور خلیج فارس کی ریاستوں میں اہلسنت کو غیر مسلم قرار دینے کی جو ناپاک سازش رچائی جارہی ہے اس کا پردہ کس طرح چاک کیا جائے اور اپنے خلاف بے بنیاد الزامات کا دفاع کس طرح ہو۔

بے چینی کے ساتھ جواب کا منتظر

ارشد القادری

نوٹ: سارے اکابر کو اس خط کی نقل بھیج رہا ہوں۔

(سنی دنیا جون جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۷،۲۸)

مکتوب حضرت پاسبانِ ملت:

وہابی مولوی احسان الٰہی ظہیر نے عربی زبان میں اہل سنت و جماعت جسے بریلویت سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، کے خلاف ہفوات، مزخرفات، کذب، بہتان تراشی اور مغلظات سے بھری ہوئی ایک کتاب لکھی جسے ''البریلویت'' کا نام دیا۔ حالانکہ وہ کتاب لائق التفات و توجہ نہیں تھی مگر مخالف فریق نے اس کا پرچار کچھ اس انداز میں کیا کہ اہل سنت پر اس کا جواب دینا فرض کفایہ کے مثل ہوگیا۔ تاج الشریعہ نے ابتدا میں اس کے جواب کی ذمہ داری چند نامور علما و اصحاب قلم کے سپرد کی انہیں میں سے ایک نام پاسبان ملت علامہ مشتاق نظامی علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ حضرت نے پاسبان ملت سے ''البریلویت'' کا جواب لکھنے کی فرمائش ظاہر فرمائی۔ جس کے جواب میں پاسبان ملت نے حضرت کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس سے آپ کی رضامندی ظاہر ہوتی ہے اور ساتھ ہی کسی اور صاحب قلم سے لکھوانے کی بات بھی آپ نے لکھی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر موقع میسر آیا تو خود ورنہ جسے راضی کیا ہے وہ لکھیں گے۔ مگر کتاب ''البریلویت'' پاس نہ ہونے کے سبب کام شروع نہیں ہوسکتا اس لیے حضرت سے کتاب ارسال فرمانے کا مطالبہ فرمایا۔

ہم یہاں یہ بھی باور کرادیں کہ پاسبان ملت نے جواب لکھایا نہیں اس کے بارے میں کوئی معتبر جواب ہمیں نہیں مل سکا۔البتہ''البریلویت'' کے جواب میں اور کئی نامورعلما نے خامہ فرسائی فرمائی اور خاص کر تاج الشریعہ نے البریلویت کا دندان شکن جواب تحریر فرمایا جواب تک لاجواب ہے۔خیر پاسبان ملت کا خط ملاحظہ ہو:

سیدی الکریم مخدوم گرامی۔سلام وقدم بوسی

حکم نامہ مل گیا، جو کچھ بھی لکھ سکوں گا، ان پتوں پر بھیج کر اس کی ایک کاپی حضرت کی خدمت میں پہلے روانہ کردوں گا۔انشاء اللہ تعالیٰ حکم سے کوتاہی نہ ہوگی۔بات بہت آگے بڑھ رہی ہے اور پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے۔مری ناقص رائے یہ ہے کہ سب سے پہلے''البریلویت'' کا جواب سنجیدہ اور مدلل جواب عربی اور اردو دونوں میں شائع کیا جائے۔کسی بھی جنگ لینے سے پہلے ہتھیار کا ہونا ضروری ہے۔نہتّا نہیں رہنا چاہئے۔دل چاہتا ہے ملاقات ہو جاتی تو تفصیلی گفتگو ہوتی۔ہدایات سے مطلع فرماتے رہیں۔خدا کرے مزاج بخیر ہو۔

طالب دعا

مشتاق

رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

نوٹ: میرے پاس''البریلویت'' نہیں ہے اگر کہیں سے بھی کسی بھی قیمت پر ایک نسخہ دستیاب ہو جائے تو بذریعہ وی۔پی بھجوادیں۔میں نے ایک صاحب کو جواب لکھنے کے لئے تیار کرلیا ہے مگر مجبوری یہ ہے کہ کتاب نہیں ہے۔نظامی

(مطبوعہ: ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف جون، جولائی ۱۹۸۴ء ص ۲۸)

☆......☆......☆

مکتوب حضرت شارح بخاری:

۱۴۰۷ھ میں غالباً جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں فقہی سیمینار منعقد ہوا جس میں چند اہم مسائل پر گفتگو ہوئی مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جس کے سبب شارح بخاری قدرے دل برداشتہ ہو گئے۔ اور پھر اسی تناظر میں آپ نے تاج الشریعہ کو مکتوب تحریر فرمایا جس میں آپ نے اپنے دروغم کا اظہار فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت اقدس دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عوافی مزاج عالی

والانامہ ملا۔ کیا عرض کروں، تین بار علما کا اجتماع ہوا، لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا، سوائے نشستند و خوردند و برخاستند۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ ذمہ دار علما کو صرف بحث سے دلچسپی ہے۔ تحقیق سے ان کو کوئی مطلب نہ رہا۔ چند حضرات نے کافی محنت کی، خواجہ مظفر حسین صاحب، مولانا عبید الرحمٰن صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب، مولانا نظام الدین صاحب مگر ان کی اوپر صف والے حضرات نے کوئی قدم پیش رفت کی طرف نہیں اٹھایا، بلکہ ان کے جمع کئے ہوئے مواد پر زور آزمائی کرتے رہے۔ اس سے میں نے یہ سمجھ لیا کہ قیامت تک نشستیں ہوتی رہیں گی، بے کار ہے۔ اور میں نے عہد کرلیا کہ اب اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا ہے۔ علیکم بخاصۃ انفسکم۔ اور یہ سلسلہ بند کر دیا، لاوڈ اسپیکر کا حکم وہی رہا کہ اس کی اقتدا مفسد صلاۃ ہے۔ حضور نے کسی بھی نشست میں شرکت نہیں فرمائی نہ قاضی نے فرمائی، اس کا بھی اثر ہے کہ میں اب اس قسم کی میٹنگوں میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

محمد شریف الحق امجدی

۲۰؍جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

(نوادرات تاج الشریعہ، ص ۱۹۰)

مکتوب فقیہ ملت:

فقہی مسائل خاص کر دیہات میں نماز جمعہ کے حوالے سے ایک فقہی سیمینار میں تاج الشریعہ کی توضیحات وتصحیات سے اتفاق کے حوالے سے فقیہ ملت نے تاج الشریعہ کے نام ایک خط لکھا جس میں مسئلہ سے متعلق تاج الشریعہ کی توضیحات وتشریحات سے بالکلیہ اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے ماہنامہ اعلیٰ حضرت، ماہنامہ اشرفیہ، ماہنامہ سنی دنیا اور ماہنامہ کنز الایمان دہلی سے فیصلہ کی اشاعت کا مطالبہ فرمایا۔ خط ملاحظہ فرمائیں۔ اور تاج الشریعہ کی جلالت علمی اور حیثیت فقہی کا اندازہ لگائیں۔

باسمہ تبارک وتعالیٰ

جانشین مفتی اعظم ہند حضرت ازھری میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج عالی بخیر باد

دربارۂ جمعہ فیصل بورڈ کے اجمالی فیصلہ کے متعلق حضرت کی تحریر توضیح وتصحیح ضروری پر مشتمل بذریعۂ رجسٹری موصول ہوئی پھر اس کے فورا بعد علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی رجسٹری حضرت کی تحریر کے عکس اور خط کے ساتھ دستیاب ہوئی کہ اگر حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کی توضیح وتصحیح سے آپ متفق ہوں تو ان کی تحریر پر دستخط کر دیں۔ ہم نے حضرت کی توضیح وضروری تصحیح سے پورے طور پر اتفاق ظاہر کرتے ہوئے دستخط کیا۔ اور آج ہی کی ڈاک سے بصیغۂ رجسٹری تحریر ان کو ارسال کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ فیصل بورڈ کا فیصلہ حضرت کی توضیح وضروری تصحیح کے ساتھ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور میں شائع کر دیا جائے۔ اور حضرت سے بھی عرض ہے کہ اپنے ماہنامہ سنی دنیا ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف اور ماہنامہ کنز الایمان دہلی میں بھی انہیں شائع کرنے کا حکم فرمائیں تاکہ دیہات میں نماز جمعہ وظہر کے مسئلہ سے زیادہ لوگ آگاہ ہو جائیں۔ حضرت کے معتمد خاص مولانا محمد شہاب الدین رضوی اور دیگر مخلصین حاضر باشی کو السلام علیکم

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

[نوادرات تاج الشریعہ،ص ۱۹۳]

☆......☆......☆

مکتوب محمد اسحاق قریشی پاکستان:

جناب محترم محمد اسحاق قریشی صاحب کا تعلق پاکستان سے ہے۔خط کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف شاعرانہ مزاج کے مالک، ادب دوست، اور نسبتوں کے قدر دان ہیں۔موصوف کو ڈاکٹر مسعود صاحب کے توسط سے تاج الشریعہ کی لکھی ہوئی نعت پاک جو آپ ہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی موصول ہوئی تو موصوف نے تاج الشریعہ کو تشکر نامہ ارسال کیا۔خط کیا ہے تاج الشریعہ کی مدح سرائی کے حوالے سے موصوف کی طرف سے ایک بیش قیمتی ہدیہ ونذرانہ ہے۔پورا خط پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ہم نقل کرتے ہیں قارئین ملاحظہ کریں:

مکرمی ومحترمی زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

چند روز ہوئے محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا نوازش نامہ موصول ہوا۔جس میں آپ کے دست مبارک کے تحریر کردہ ایک ورق کا عکس بھی تھا۔بے حد مسرت ہوئی۔میں تو مدت سے اس کرم فرمائی کا منتظر تھا اور اس سے قبل بریلی شریف کے پتے پر بھی اور کراچی بھی لکھ چکا تھا۔ بحمد للہ میری مراد بر آئی، آپ کی ایک خوبصورت نعت پڑھنے کو ملی۔مختصر الفاظ میں رواں دواں انداز میں کس قدر عمدہ اشعار پڑھنے کا موقع ملا، میں تہہ دل سے ممنون ہوں۔اللہ تعالی آپ کو اپنے بے پایاں کرم سے نوازے۔آمین۔کیا ہی اچھا ہو کہ آپ چند مزید نعتیں مرحمت فرمادیں تا کہ یہ عشق ومحبت کی داستان آپ کے پرخلوص اور وجد آفریں اشعار سے مزین ہو جائے۔آپ کا یہ شعر پڑھا ؎

یارسول اللہ حقا انت للنعماء باب

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو تصور کو رحمت پر لے گیا، اللہ اللہ کس قدر رحمت آفریں بارگاہ ہے، سب اسی در کے ہی تو گدا ہیں ۔جہاں بقول اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ؎

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

آپ کے اس شعر نے میری یادوں کے کئی دریچے وا کر دیئے ۔کیا دن تھے جب درِ حضور ﷺ کی حاضری نصیب تھی اور قدموں کی جانب کھڑے ہو کر بے ساختہ یہ اشعار زبان پر آ گئے تھے ۔

تیری معراج کہ ہے عرش تیرے زیرِ قدم میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کا یہ شعر مجھے کئی روز یاد آتا رہا:

فان قنطت من لا عصيان نفس فباب محمد باب الرجاء

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔آپ کے گھرانے نے عشق و محبت کا وہ درس مسلمانان برصغیر کو دیا ہے کہ یہ قرض کبھی ادا نہ ہو سکے گا ۔بھلا کون سی محفل ہے جہاں ذکر رحمۃ اللعالمین ہوتا ہے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے احسانات کا ذکر نہ ہو ۔میں سیاہ کار کیا عرض کروں دل سے دعائیں نکلتی ہیں ۔اللہ تعالیٰ یہ ذوق شوق فراواں کرے ۔آمین

آپ سے پھر گزارش کروں گا کہ آپ اپنے مزید نعتیہ اشعار مرحمت فرمائیں، اور ان کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے بھی تا کہ یہ سب میرے مقالے کی زینت بنیں ۔مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ کے عربی اشعار مل جائیں، تو زہے نصیب ۔اسی طرح دیگر علمائے اہلسنت کے اشعار میری ضرورت ہیں ۔عربی نعت برصغیر پاک و ہند میں میرا موضوع ہے ۔آپ کی نگاہ التفات سے میرے کئی مسائل حل ہو جائیں گے ۔دعا کا طلب گار ہوں اور توجہ کا بھی ۔تمام اہل مجلس کو سلام عرض کرتا ہوں ۔

والسلام

محمد اسحاق قریشی

(سنی دنیا جون جولائی ۱۹۸۳ء/صفحہ ۶۳)

مکتوب فضل حق، عبدالرؤف صاحب واحباب کوئٹہ:

سنی دنیا کے حوالے سے ''کوئٹہ'' کے چند معتقدین نے آپ کے نام درج ذیل خط لکھا اور ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف کے اجرا پر آپ کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا خراج پیش کیا۔

خط ملاحظہ ہو:

حضور علامہ ازہری صاحب قبلہ جانشین مفتیٔ اعظم السلام علیکم

مزاج ہمایوں

حضور کا رسالہ سنی دنیا دیکھنے کو ملا شاید اپنے مرکز سے نکلنے والا یہ پہلا رسالہ ہے جو ہر لحاظ سے خوبصورت ہے اللہ کرے یہ اسی طرح چمک دمک کے ساتھ نکلتا رہے آپ تو ہر لحاظ سے مبارکباد کے لائق ہیں اس لیے کہ آپ عظیم البرکت ہیں اور عظیم البرکت اعلیٰ حضرت کے علم و فضل کے وارث اور ہمارے مرشد مفتیٔ اعظم کے قائم مقام ہیں۔ اس رسالے کے لیے میں عبدالنعیم صاحب عزیزی کو قابل مبارکباد زیادہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی برکتوں کے طفیل انہوں نے اتنا اچھا پرچہ نکالا۔''

(سنی دنیا مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۳)

☆......☆......☆

تعزیتی مکتوب جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان:

پاکستان کے صدر جناب جنرل ضیاء الحق نے حضور مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہ کی وفات حسرت آیات پر تاج الشریعہ کے نام درج ذیل تعزیتی مکتوب ارسال کیا۔ جس میں جناب نے مفتیٔ اعظم ہند کے وصال پر غم و ملال کا اظہار کیا ہے۔ یہ تار استقامت میں بھی شائع ہوا اور اس کی نقل ماہنامہ المیزان بمبئی اور دیگر رسائل میں بھی چھپی۔ ہم یہاں استقامت اور المیزان کے حوالے سے خط اور نقل خط پیش کرتے ہیں۔

''حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب ازہری بریلوی کے نام صدر پاکستان جناب ضیاء الحق

صاحب کا تعزیتی ٹیلی گرام جو ہندوستانی سفارت خانہ کے ذریعہ موصول ہوا۔

BEGINS AM DEEPLY GRIEVED TO HEAR THE SAD NEWS OF THE PASSING WAY OF YOUR DISTNGUSHED AND REVERED FATHER IN LAW MUFTI MUSTAFA RAJA KHAN IN EXPRESSING MY.

ترجمہ: مجھے آپ کے قابل احترام اور بے مثال خُسر محترم مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں صاحب کے وصال کی خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا ہے۔

نوٹ: سرکار مفتیٔ اعظم علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خان قادری نوری علیہ الرحمہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے خسر نہیں نانا ہیں۔ نیز انگریزی میں اسپیلنگ کی غلطی ہے رضا (R a z a) کی جگہ راجا (Raja) لکھا ہوا ہے۔

(ماہنامہ استقامت، کانپور، جنوری ۱۹۸۱ء ص ۳۹)

ماہنامہ المیزان میں پیغام اس طرح منقول ہے:

مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان مرحوم کے نواسے اور دارالافتاء بریلی کے صدر مفتی مولانا اختر رضا ازہری قادری کو مفتیٔ اعظم ہند کی وفات کے سلسلے میں پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق نے تار کے ذریعے جو پیغام بھیجا تھا اس کا متن حسب ذیل ہے۔

”آپ کے معزز اور محترم بزرگ کے انتقال کی اندوہناک خبر سن کر مجھے گہرا صدمہ پہنچا۔ میں اپنی گہری ہمدردی اور دلی احساسات کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کی روح کو تسکین دے۔ اور آپ کو اور آپ کے کنبے والوں کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی طاقت اور استطاعت دے۔

صدر ضیاء الحق کا یہ پیغام نئی دہلی میں پاکستانی سفیر مسٹر عبد الستار نیازی نے اپنے توسط سے مولانا اختر رضا خاں کو روانہ کیا تھا۔(قومی آواز)"

(ماہنامہ المیزان بمبئی نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۶)

☆......☆......☆

اوراق گزشتہ میں کشتے نمونہ از خروارے تاج الشریعہ کے ارباب علم و دانش کے نام ارسال کردہ نیز آپ کو موصول ہونے والے اکابر علما و دانشوران قوم کے چند خطوط پیش کیے گئے ہیں۔ حضرت کے مکتوبات و مراسلات کے مطالعہ سے حضرت کی شخصیت کے خدوخال کا شفاف پن آئینہ کے مثل نظر آئے گا۔ وہیں آپ کے نام اکابر علما اور نامور شخصیات کے خطوط سے آپ کی ذات کی ہمہ جہتی اور اعلیٰ منصبی کا پتہ چلے گا۔

اللہ پاک تاج الشریعہ کے مکاتیب کے صدقے ہمیں دارین کی بھلائی نصیب کرے۔ اور حضرت کے فیضان سے ہمیں خوب خوب مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم